# 50684 ۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام و مسائل

**سوال**

نماز تراویح میں بعض نمازیوں کو کرسی کی ضرورت ہوتی ہے، ہمیں یہ تو علم ہے کہ اگر نمازی ساری نماز کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے تو کرسی کی پچھلی ٹانگیں صف کے برابر رکھنی ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ درج ذیل حالات میں صف کیسے بنائی جائیگی:

1 ۔ صرف قیام میں کرسی پر بیٹھنے کی حالت میں ؟

2 ۔ رکوع یا سجود یا تشہد کی حالت میں کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں ؟

3 ۔ نماز میں مختلف مقامات پر کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

قیام، رکوع اور سجدہ نماز کے ارکان میں شامل ہوتے ہیں، چنانچہ استطاعت کی حالت میں یہ ارکان شرعی ہیئت کے مطابق ہی ادا کرنا واجب ہیں، لیکن جو شخص کسی بیماری یا بڑھاپے کی بنا پر ان ارکان کی شرعا مطلوب صورت میں ادائیگی سے عاجز ہو تو اس کے لیے زمین یا کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

نمازوں کی پابندی کرو، اور خاص کر درمیانی نماز کی پابندی کرو اور اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے رہا کرو ( البقرۃ 238 ).

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی چنانچہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اور اگر کھڑے ہونے کی استطاعت نہیں تو بیٹھ کر، اور اگر استطاعت نہیں تو پہلو کے بل "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1066 ).

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:ط

اہل علم کا اجماع ہے کہ جو شخص قیام کی استطاعت نہیں رکھتا وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ ( 1 / 443 ).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امت کا اجماع ہے کہ جو شخص فرضی نمازوں میں قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے، اور اسے نماز نہیں لوٹانا ہو گی، ہمارے اصحاب کا کہنا ہے:

قیام کر کے نماز ادا کرنے سے اس کا ثواب کم نہیں ہو گا کیونکہ وہ قیام سے معذور ہے، اور پھر صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ثابت ہے:

" جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر میں ہو تو اس کے لیے وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور صحت کی حالت میں کرتا رہا ہے "

دیکھیں: المجموع للنووی ( 4 / 226 ).

شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عمران رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر قیام کی استطاعت نہ رکھے تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرلے، اور جو شخص عذر کی بنا پر بیٹھنے سے بھی قاصر ہو وہ پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کر لے.

دیکھیں: نیل الاوطار ( 3 / 243 ).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مسلمان اس پر متفق ہیں کہ اگر نمازی نماز کے بعض واجبات مثلا قیام یا قرآت یا رکوع یا سجود یا تن چھپانا یا قبلہ رخ ہونا وغیرہ کی ادائیگی سے عاجز ہو تو یہ واجب اس سے ساقط ہو جاتا ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 8 / 437 ).

اس بنا پر جو كوئى بھى قيام كى استطاعت ركھنے كے باوجود فرضى نماز بيٹھ كر نماز ادا كرے تو اس كى نماز باطل ہے.

دوم:

اسے ايك چيز پر ضرور متنبہ رہنا چاہيے كہ: اگر وہ قيام ميں معذور ہے تو اس وجہ سے اس كے ليے سجدہ اور ركوع كے ليے كرسى پر بيٹھے رہنا جائز نہيں.

اور اگر وہ ركوع اور سجدہ اصل صورت ميں كرنے سے معذور ہے تو اس كے ليے اس سے معذور ہونا قيام ميں بھى بيٹھنے كے ليے جواز كا باعث نہيں ہو گا كہ وہ قيام ميں بھى كرسى پر بيٹھ رہے.

چنانچہ قاعدہ اور اصول يہ ہوا كہ: نماز جس فعل كو سرانجام دينے كى استطاعت ركھے اسے ادا كرنا واجب ہے، اور جس سے عاجز ہو وہ ساقط ہے.

لہذا جو شخص قيام كرنے سے عاجز تو وہ قيام كى حالت ميں كرسى پر بيٹھ سكتا ہے، ليكن ركوع اور سجدہ اس كى اصل صورت ميں ہو كرے گا، اور اگر وہ قيام ميں كھڑا ہو كر نماز ادا كرنے كى استطاعت ركھتا ہے اور اس كے ليے ركوع اور سجدہ كرنا مشكل ہے تو وہ ركوع اور سجدہ كے وقت كرسى پر بيٹھ جائے، اور سجدہ ركوع سے كچھ نيچے جھك كر كرے گا.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر ( 9307 ) اور ( 36738 ) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

ابن قدامہ مقدسى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

جو شخص قيام ميں كھڑا ہونے پر قادر ہو ليكن ركوع يا سجدہ كرنے سے عاجز ہو تو اس سے قيام ميں كھڑا ہونا ساقط نہيں ہو گا، بلكہ وہ نماز كھڑا ہو كر ادا كرے اور ركوع ميں اشارہ كر كے پھر سجدہ كے ليے بيٹھ جائے اور سجدہ ميں اشارہ كرے، امام شافعى رحمہ اللہ كا بھى يہ كہنا ہے ...

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالى كے ليے باادب كھڑے رہا كرو .

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" نماز كھڑے ہو كر ادا كرو "

اور اس لیے بھی کہ قدرت رکھنے والے شخص کے لیے قیام میں کھڑا ہونا رکن ہے، چنانچہ قرآت کی طرح اسے بھی ادا کرنا لازم ہے، اور قیام کے علاوہ کسی اور چیز سے عاجز ہونا قیام کے سقوط کا متقاضی نہیں، جیسا کہ اگر کوئی شخص قرآت سے عاجز ہو تو اس سے قیام ساقط نہیں ہو گا. انتہی

ماخوذ از: المغنی ابن قدامہ ( 1 / 444 ) مختصرا

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

زمین یا کسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ سجدہ کرتے وقت رکوع سے زیادہ جھکے، اور اس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ رکوع کی حالت میں اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، لیکن سجدہ کی حالت میں اس کے لیے واجب یہ ہے کہ اگر استطاعت ہو تو ہاتھ زمین پر رکھے لیکن اگر استطاعت نہ ہو تو پر اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پیشانی - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناك كی طرف اشارہ کیا - اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے، اور پاؤں کی انگلیاں "

اور جو شخص ایسا کرنے عاجز ہو اور کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تم میں جتنی استطاعت ہو اسقدر اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو "

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

دیکھیں: فتاوی ابن باز ( 12 / 245 - 246 ).

سوم:

اور کرسی کو صف میں رکھنے کے مسئلہ کے متعلق علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے اس کی پشت معتبر ہو گی، چنانچہ نہ تو وہ صف سے آگے ہو اور نہ ہی آگے ہو، کیونکہ مقعد جسم کا وہ حصہ ہے جس پر بدن کا استقرار ہے.

دیکھیں: اسنی المطالب ( 1 / 222 ) تحفۃ المحتاج ( 2 / 157 ) شرح منتہی الارادات ( 1 / 279 ).

اور " الموسوعۃ الفقھیۃ " میں ہے کہ:

" جمہور فقھاء کرام ( احناف، شافعیہ، اور حنابلہ ) کے ہاں اقتدا ( یعنی مقتدی کے لیے امام کی اقتدا کرنا ) صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے کھڑے ہونے والی جگہ سے آگے نہ ہو....

اور آگے یا پیچھے میں مقتدی کی ایڑی کا اعتبار کیا جائیگا جو کہ پاؤں کا آخری حصہ ہے نہ کہ ٹخنہ، چنانچہ اگر امام اور مقتدی ایڑیوں میں برابر ہوں ا ور مقتدی کے پاؤں لمبے ہونے کی بنا پر اس کی انگلیاں آگے ہوں تو اس میں کوئی نقصان نہیں..... اور آگے ہونے میں معتبر بیٹھے ہوئے اشخاص کے لیے ان کے سرین، اور لیٹے ہوئے کے لیے پہلو ہو گا " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ ( 6 / 21 ).

اس لیے اگر نمازی ابتدا سے ہی کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے گا تو وہ اپنے بیٹھنے والی جگہ کو صف کے برابر کرے گا.

اور اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا لیکن رکوع اور سجدہ کے وقت کرسی پر بیٹھے گا تو اس کے متعلق ہم نے فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن البراك سے دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہاں صف میں کھڑا ہونے کا اعتبار ہو گا، چنانچہ وہ کھڑا ہوتے وقت صف میں برابر کھڑا ہو گا.

اس بنا پر کرسی صف کے پیچھے ہو گی، اس لیے وہ ایسی جگہ ہو جہاں وہ پیچھلی صف کے نمازیوں کو اذیت نہ دے.

واللہ اعلم .